کی طرح گرتے پڑتے ہانپتے کانپتے بھاگنے لگیں گے۔" تو جو عالم آخرت کو عالم مشاہدہ کی طرح یقینی سمجھنے والے صحابہؓ تھے، ان میں کہرام برپا ہوگیا۔ مدینہ منورہ کے گلی کوچے آہ و بکا سے گونج اٹھے جو جہاں تھا وہیں سر پکڑ کر رہ گیا۔ فَلَمْ يُرَ بَاكِيًا اَكْثَرَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ۔ مدینہ منورہ میں اس رات سے بڑھ کر آہ و فغاں کرنے والے نہیں دیکھے گئے۔ تو اپنے ہی ہاتھوں ایک مصیبت اور بلا کو سروں پر مسلّط کر کے چیخنے چلّانے والے سکائی لیب زدہ انسانو! اس روز کا فکر کرو جب سو ڈیڑھ سو ٹن وزنی چیز کی بجائے ہمالیہ جیسے پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑنے لگیں گے۔ اربوں کھربوں ٹنوں کا ایک ایک تودہ روئی کے گالوں کیطرح عالم کو تہس نہس کرنے لگے گا۔ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ۔ اور جب آسمان پھٹ جائے گا — اور جب زمین پھیلا دی جائے گی۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ باہر نکال ڈالے گی۔ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ۔ اور جب آسمان پھٹ جائیں گے اور تارے بکھر جائیں گے اور دریا ابل پڑیں گے اور جب قبریں زیر و زبر کر دی جائیں گی اور جان لے گا ہر شخص جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ۔ اور پھر جب تارے مٹا دئے جائیں گے اور آسمان میں شگاف پڑ جائیں اور پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے — اور ان چیزوں میں کس واسطے دیر ہے؟ فیصلہ کے دن کے واسطے کہ وہ دن جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت اور خرابی کا دن ہے۔ فَاِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ۔ وَاِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (الیٰ قولہ) لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ۔ لِيَوْمِ الْفَصْلِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ۔ اور جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ اور چاند بے نور ہو جائے گا۔ سورج اور چاند سمیٹ لئے جائیں گے پھر چیخے گا انسان کہ کہاں بھاگنے کی جگہ ہے؟ كَلَّا لَا وَزَرَ۔ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمُسْتَقَرُّ۔

جب اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی ایک حقیر سی چیز کو سائنس کی پوری دنیا سروں سے ٹال نہیں سکی تو قیامت کی ان ہولناکیوں اور ہلاکت آفرینیوں کا ہے کوئی علاج مجبور و بے بس انسان کے پاس ہرگز نہیں۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى۔ پھر کیا انسان کا یہ خیال ہے کہ اُسے یونہی مہمل اور آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟

سائنسی ترقیات پر اترانے والے انسان کو قدرت نے سکائی لیب کے واقعہ میں سبق دیا کہ علم و فن، انجینئرنگ اور سائنس کی ساری جدوجہد الٹی اس کے حق میں دشمن بھی بن سکتی ہے۔ پھر ان تمام کارناموں کے در پردہ مقاصد اور محرکات اور اب تک کے واقعات کو دیکھ کر کیوں اس ارشاد ربانی کی صداقت پر یقین و ایمان میں اضافہ نہ ہو۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔